پروگرام نمبر 5

جوں جوں آدم اور حوا خدا سے دُور ہوتے چلے گئے توں توں اُن کی پریشانیوں اور دکھوں میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ باغِ عدن میں آرام و سکون کی زندگی کے برعکس اُن کو سخت محنت و مشقت کی زندگی گزارنی پڑ رہی تھی۔ اِس سبب سے کہ اُن کو اپنے گناہ کا احساس ہوا یا نہیں یا یہ کہ ہم باغِ عدن میں کتنے آرام و سکون سے زندگی بسر کر رہے تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا کی رفاقت بھی نصیب تھی۔

یقیناً آدم اور حوا کو پچھتاوا ہوا ہوگا۔ یقیناً انہیں احساسِ ندامت بھی ہوا ہوگا کہ ہم نے یہ کیا کیا۔ اگر ہم خدا کو دکھ نہ دیتے یا اُس کے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچاتے تو ہم اِس محنت و مشقت اور تکلیف دہ زندگی سے بچ جاتے۔

سامعین کونسا ایسا انسان ہے جو آرام و سکون کی زندگی کو چھوڑ کر بے چینی اور بے سکونی کی زندگی اپنانا چاہتا ہے؟ کون ہے جو زندگی کو چھوڑ کر موت کو گلے لگانا چاہتا ہے؟ یقیناً ایسی حماقت کوئی نہیں کرے گا اور اگر کرے گا تو بلاشبہ پچھتائے گا۔

آدم اور حوا کے اپنے رُتبے سے گرنے کے عظیم واقعات جو بائبل مقدس میں قلمبند کیے گئے ہیں اُن کے دلچسپ ہلکے نقوش قدیم ادب میں ملتے ہیں۔ لیکن وہ بُت پرستی کے نظریات کے باعث مسخ ہو کر رہ گئے ہیں۔ بائبل مقدس کے الہامی اور جلالی بیان کے مقابلے میں وہ بہت ہی کم اہمیت رکھتے ہیں۔ پیدائش کے بیان کی طرح آدم کے اپنے رُتبے سے گرنے کی کہانی کا چرچا تمام دُنیا میں پھیل چکا ہے۔ بُت پرست اقوام نے اِسے اپنا کر اپنے جغرافیے، تاریخ اور علم الاصنام کی کہانیوں میں شامل کر لیا ہے۔ پھر بھی اِس کی صورت رنگ ڈھنگ اور مقصد اِس قدر نہیں بدلا ہے کہ ہم اُسے پہچان نہ سکیں۔ لیکن توریت میں آدم کے اپنے رتبے سے گرنے کی کہانی عالمگیر انسانی حقیقت ہونے کی صورت میں محفوظ ہے۔

تخلیق کی آہیں جو اب تک گونجتی ہیں اور وہ مخلصی جو مسیح یسوع میں ہے اور بنی نوع انسان کے دل مل کر یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ بیان سچا ہے۔ گناہ کے سبب سے بنی نوع انسان کو سزا ملی۔ لیکن خدا انسان کے سزا پانے سے خوش نہیں ہے۔ آپ نے ہمارے پچھلے پروگرام میں سُنا کہ گناہ کے جراثیم کس طرح بنی نوع انسان میں داخل ہوئے اور آج ساری دُنیا گناہ کے موذی مرض کی لپیٹ میں ہے۔ ہم نے گناہ کے سبب سے آدم اور حوا کو خدا سے دوری اور شرمندگی کا سامنا کرتے ہوئے بھی دیکھا اور مجبوراً خدا کو اُن کیلئے سزا کا فرمان دینا پڑا۔

ہم نے یہ بھی دیکھا کہ شیطان نے کس طرح ایک ہنستے مسکراتے چمن کو ایک ہی چنگاری سے جلا کر بھسم کر دیا۔ لیکن خدا اپنے بندوں کو جلتا ہوا نہیں دیکھ سکتا خواہ وہ آگ میں جل رہے ہوں یا گناہ میں۔ خدا ہرگز یہ برداشت نہیں کرتا کہ اُس کے ہاتھ سے بنا ہوا انسان بے راہ روی اور بدکاری کا شکار ہو۔ اگر شیطان کے پاس گناہ کا راستہ ہے تو خدا کے پاس توبہ کا راستہ ہے۔ گناہ کے راستے کی منزل موت ہے اور توبہ کے راستے کی منزل ہمیشہ کی زندگی ہے۔ شیطان کے چیلوں میں شامل ہونے کیلئے ہمیں بدکاری اور گناہ کا سہارا لینا پڑتا ہے لیکن خدا کے بندوں میں شامل ہونے کیلئے ہمیں راستبازی اور سچائی کا دامن تھامنا پڑتا ہے۔

خدائے بزرگ و برتر چاہتا ہے کہ انسان گناہ سے چھٹکارا حاصل کرے۔ خلوص دل سے اپنے گناہوں کا اقرار کرکے سچے دل سے توبہ کرے۔ لیکن یہ سب کچھ حقیقی قربانی کے بغیر ممکن نہیں ہے کیونکہ قربانی کا بنیادی مقصد کفارہ ہے۔ جیسا کہ کلام پاک سے ظاہر ہے کہ قربانی کے بغیر کفارہ ممکن نہیں ہے (کیونکہ بغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی عبرانیوں 9 باب 23 آئیت) حقیقی قربانی خون میں ہے کیونکہ لکھا ہے "جسم کی جان خون میں ہے"۔ قربانی کا سب سے بنیادی اصول جان کے بدلے جان ہے یعنی گناہ آلودہ جان کے بدلے میں بے گناہ جان دی جائے۔ پیدائش 4 باب آئیت 1 سے 15 آئیت تک قربانی کے آغاز کے بارے میں یوں لکھا ہے۔ "اور آدم اپنی بیوی حوا کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور اُس کے قائن پیدا ہوا۔ تب اُس نے کہا مجھے خداوند سے ایک مرد ملا۔ پھر قائن کا بھائی ہابل پیدا ہوا اور ہابل بھیڑ بکریوں کا چرواہا اور قائن کسان تھا۔ چند روز کے بعد یوں ہوا کہ قائن اپنے کھیت کے پھل کا ہدیہ خداوند کے واسطے لایا۔ اور ہابل بھی اپنی بھیڑ بکریوں کے کچھ پہلوٹھے بچوں کا اور کچھ اُن کی چربی کا ہدیہ لایا اور خداوند نے ہابل کو اور اُسکے ہدیئے کو منظور کیا۔ پر قائن کو اور اُس کے ہدیئے کو منظور نہ کیا اِس لئے قائن نہایت غضبناک ہوا اور اُسکا منہ بگڑا۔ اور خداوند نے قائن سے کہا تو کیوں غضبناک ہوا؟ اور تیرا منہ کیوں بگڑا ہوا ہے؟ اگر تو بھلا کرے تو کیا تو مقبول نہ ہوگا؟ اور اگر تو بھلا نہ کرے تو گناہ دروازے پر دبکا بیٹھا ہے اور تیرا مشتاق ہے پر تو اُس پر غالب آ۔ اور قائن نے اپنے بھائی ہابل کو کچھ کہا اور جب وہ دونوں کھیت میں تھے تو یوں ہوا کہ قائن نے اپنے بھائی ہابل پر حملہ کیا اور اُسے قتل کر ڈالا۔ تب خداوند نے قائن سے کہا کہ تیرا بھائی ہابل کہاں ہے؟ اُس نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ کیا میں اپنے بھائی کا محافظ ہوں؟ پھر اُس نے کہا تو نے یہ کیا کیا؟

تیرے بھائی کا خون زمین سے مجھکو پکارتا ہے اور اب تو زمین کی طرف سے لعنتی ہوا۔ جس نے اپنا منہ پسارا کہ تیرے ہاتھ سے تیرے بھائی کا خون لے۔ جب تو زمین کو جوتے گا تو وہ اب تجھے اپنی پیداوار نہ دے گی اور زمین پر تو خانہ خراب اور آوارہ ہوگا. تب قائن نے خداوند سے کہا کہ میری سزا برداشت سے باہر ہے۔ دیکھ آج تو نے مجھے روئے زمین سے نکال دیا ہے اور میں تیرے حضور سے روپوش ہو جاؤں گا اور زمین پر خانہ خراب اور آوارہ رہوں گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی مجھے پائے گا قتل کر ڈالے گا۔ تب خداوند نے اُسے کہا نہیں بلکہ جو قائن کو قتل کرے اُس سے سات گنا بدلہ لیا جائے گا۔ اور خداوند نے قائن کیلئے ایک نشان ٹھہرایا کہ کوئی اُسے پاکر مار نہ ڈالے۔"

اِس پہلے انسانی خاندان میں بچے خوشیوں کے اُجالے اور غموں کے سائے لے کر آئے۔ دونوں بھائی اپنے پیشے اور قربانیوں کے اعتبار سے مختلف تھے جو وہ خدا کے حضور لائے تھے اِن دو آدمیوں کی طبیعت میں اِس سے زیادہ عمیق فرق تھا۔ قائن کاشتکار اور ہابل چرواہا تھا اِن میں سے ایک زمین کی پیداوار کے پہلے پھل بطور شکرگزاری کی قربانی کے لایا۔ دوسرا گناہ کی قربانی کے طور پر اپنی بھیڑ بکریوں کے کچھ پہلوٹھے لایا۔ قائن کا نذرانہ محض ایسا تھا جو آدم اور حوا اپنی بے گناہی کی حالت میں باغِ عدن میں پیش کر سکتے۔ اِس سے نہ گناہ کا احساس اور نہ معافی کیلئے فریاد ظاہر ہوئی۔ علاوہ ازیں وہ ایمان جو اُس کے بھائی ہابل کے دل میں تھا قائن کے دل میں نہ تھا۔ عبرانیوں ۱۱ باب اُسکی ۴ آیت میں یوں درج ہے۔

"ایمان ہی سے ہابل نے قائن سے افضل قربانی خدا کیلئے گزرانی اور اُسی کے سبب سے اُس کے راستباز ہونے کی گواہی دی گئی۔ کیونکہ خدا نے اُسکی نذروں کی بابت گواہی دی اور اگرچہ وہ مر گیا ہے تو بھی اُسی کے وسیلے سے اب تک کلام کرتا ہے۔"

ہابل کی روح کے برعکس قائن کی روح کم اعتقادی۔ دعوئی پارسائی اور خود رائی کی روح تھی۔ یہ وہی حال تھا جیسے فریسی اور محصول لینے والے باغِ عدن کے پھاٹک پر حاضر ہوتے۔ اُس کینے نے جو حسد سے قائن کے دل میں پیدا ہوا اُسے مجبور کر کے قاتل بنا دیا۔ ہابل اپنی وفاداری کے سبب سے پہلا شہید بنا۔ ایک یعنی قائن قاتلوں کی طویل فہرست میں اول بن گیا دوسرا یعنی ہابل خدا کے جانثاروں کی عظیم فہرست میں اول ثابت ہوا۔

≠

S-NO	REEL-NO	BOOK-NO	SONG-NO	DURATION
269	27	34	15	3-40

اِس پروگرام میں آپ نے سُنا کہ خُدا ایسے شخص کی قُربانی کا نذرانہ قطعی طور پر قبول نہیں
کرتا جس کو اپنے گُناہ کا احساس نہ ہو اور نہ ہی اُسے یہ احساس ہو کہ گناہوں کا اقرار
کر کے مُعافی بھی مانگنا ہے اور نہ ہی وہ قُربانی قبول کر سکتا ہے جو اِس اصُول پر مبنی نہیں ہے
یعنی جان کے بدلے جان ۔ لیکن در حقیقت ہم بے بس ہیں کہ وہ قُربانی دیں جس کے وسیلے سے
ہمیں مُعافی مِل سکتی ہے ۔ جیسے کہ 49 زبور 7 سے 8 آیت میں لِکھا ہے ۔ "اُن میں سے کوئی
کِسی طرح اپنے بھائی کا فِدیہ نہیں دے سکتا ۔ نہ خُدا کو اُس کا مُعاوضہ دے سکتا ہے کیونکہ
اُن کی جان کا فِدیہ گِراں بہا ہے وہ ابد تک ادا نہ ہوگا ۔"
جیسے ابراہام نے اضحاق سے کہا اے میرے بیٹے خُدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی
کیلئے برہ مہیا کرے گا اِسی طرح خُدا نے مسیح یسُوع میں ہو کر ہم سب کیلئے قُربانی گزرانی ۔
ہم اپنے اگلے پروگرام میں آپکو آدم اور حوا کے بیٹوں قائن اور سیت کی
نسل کے بارے میں بتائیں گے ۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے
بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامِل ہوں جب ہم دوبارہ کلامِ الٰہی
میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے ۔
سامعین اِس پروگرام کی اہمیت اور تقدس کو ذہن میں رکھتے ہوئے آپ سے درخواست
ہے کہ اِس سلسلے کا کوئی بھی پروگرام سُننا مت بھولیئے گا ۔

بہنو اور بھائیو اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے ۔
اور کلامِ الٰہی کے گہرے مُطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے
نشر کردہ اِس پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں
تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 5 طلب کریں ۔
پروگرام کے سننے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے
آخر میں کریں گے ۔ یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے
میں مِل جائے گا ۔

اب اِجازت دیجئے ۔
خُدا حافظ